رجسٹرڈ نمبر ل ۲۰۳۷

منشی شکور علی صاحب علوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیماں خوشتر | خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی می کرد | می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر و مینیجر [illegible] الدین

سالانہ چندہ ۲؎ | فی پرچہ ۱؎

جلد ۶ | کاکوری چہارشنبہ یکم نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۸ رمضان المبارک ۵۸ھ | نمبر ۱۳

ادبیات

(غزل از تحسین الدین علوی صاحب میتقی بی۔اے)

پڑا ہے وقت جو ہم پر خدا ڈالے نہ دشمن پر
یہ قدرت ہے کہ تنکا بھی نہ ڈالیں ہم نشیمن پر

قیامت میں یہی دھبے وہاں بن جائیں گے بولیں گے
ذبح کر کے جو چھینٹیں نہ پڑنے پائیں دامن پر

مبارک اہل گلشن جلوۂ رنگین گل تم کو
مری نظریں لگی ہوئی ہیں یاں اُجڑے نشیمن پر

قیامت تک لحد میں بھی نہ مجھ کو چین آئے گا
سسکیلے آپ جب بیٹھے رو رہے ہیں میرے مدفن پر

یہ کیا کم ہے کہ فرقت نے بہا دی رنگ اشکوں میں
کہ اب ہونے لگا دھوکا چمن کا اپنے دامن پر

عجب دنیا تھی وہ دنیا کہ جب ہم اُڑتے پھرتے تھے
کبھی اس گل سے اس گل پر کبھی گل سے نشیمن پر

محبت اور پھر مجبوریاں اس کی معاذ اللہ
قیامت ہے کہ سر رکھے ہوئے ہیں پائے دشمن پر

سجے سب دل کے ٹکڑے آج سکوں بھی نصیب ہو جا
چڑھانے اگر وہ پھول ہی وہ میرے مدفن پر

معلومات

بچہ کشی کا ریکارڈ۔ فرانس کی ایک عورت مادام ل دو میور نے بچہ کشی کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے جسکو غالباً دنیا کی کوئی عورت آسانی سے نہ توڑ سکے گی۔ اس نسل افزا خاتون کے پہلے سال ایک بچہ ہوا دوسرے سال دو بچے، تیسرے سال تین بچے، چوتھے سال چار بچے، پانچویں سال پانچ بچے اور چھٹے سال تو اس نے بلی یا کتیا کی طرح پورے نصف درجن بچے بیک وقت پیدا کرکے انسانی دنیا میں بالکل ایک نادرالوقوع ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ (ہمدرد صحت)

بیویوں کا تبادلہ۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے لوگوں کو تو شادی کیلئے ہمیشہ اچھے گھرانے کی لڑکی دیکھنی پڑتی ہے لیکن جنوبی سردیا کے باشندوں کو بیویوں کی تلاش میں ذرا بھی زحمت اُٹھانا نہیں پڑتی کیونکہ وہاں ایک مخصوص بازار ہے جہاں ہر قسم اور ہر ٹاپ کی بیویاں اسی طرح فروخت ہوتی ہیں جس طرح ہمارے ملک میں عام ضرورت کی اشیاء بکتی ہیں۔ کساد بازاری کی وجہ سے جنوبی سردیا میں بیوی کی قیمت بہت کم ہو گئی ہے نہایت آسانی کے ساتھ پچاس پونڈ میں ایک نوجوان اور خوبصورت بیوی خریدی جا سکتی ہے اس بازار میں بیویاں صرف فروخت ہی نہیں ہوتیں بلکہ پرانی بیویوں کا نئی بیویوں سے تبادلہ بھی ہو سکتا ہے۔ پرانی بیوی ۲۵-۳۰ پونڈ کی رقم دیکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۶ | کاکوری چہارشنبہ یکم نومبر ۱۹۳۶ع | نمبر ۱۳

فضائلِ رمضان المبارک و مسائلِ ماہِ صیام

(مولوی محمد حسین صاحب علوی محسن کاکوروی فاضل دیوبند)

قال رسول اللہ صلعم ینادی الملک یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار۔ یہ حدیث ترمذی شریف کی ہے اسمیں رسول اکرم صلعم نے رمضان المبارک کی فضیلت ارشاد فرمائی ہے کہ ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ اے خیر و بھلائی کے طلب کرنیوالے متوجہ ہو اور اے شر کے طلب کرنیوالے اب تو رک جا یہی نہیں بلکہ تیسرا جملہ اور بھی مسلمانوں کیلئے خوشخبری دے رہا ہے یعنی وللہ عتقاء من النار مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی بہت سے بندوں کو اس ماہ کی برکت سے آزاد کر دیتے ہیں حقیقت یہی ہے کہ انسان لا یعنی شئے ہے سب اسکے اعمال و افعال کا احتساب صرف خدا ہی کے اختیار میں ہے وہ جو کچھ مناسب سمجھے کرے قادر مطلق کی صفت کے موجود ہوتے ہوئے خدائے جل شانہ نے بیش بہا طریقے انسان کو بھی بتلائے ہیں تاکہ اسکے ذریعہ انسان اپنے اعمال، افعال، اخلاق، کبیرہ کو درست کر سکے جہاں کہ خدائے جل شانہ نے یہ فرماکر انسان کے سامنے مہیب خوفناک منظر پیش کیا کہ فجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا وہیں اسکے مقابل میں یہ خوشخبری دیکر بھی انسان کو خوش کر دیا کہ من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منھا غرضکہ قادر مطلق کی عنایتوں اور مہربانیوں کی زبان میں تاب نہیں کہ توصیف کیجا سکے بس ہم لوگوں کیلئے لازمی ہے کہ ہم بھی اسکی عنایات و شفقت کی اسی طرح قدر کریں کہ جس طرح وہ ہم لوگوں پر نظر شفقت رکھتا ہے حاصل یہ کہ مندرجہ بالا حدیث اپنی ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے انسان کیلئے ایک عبرت خیز کسوٹی ہے کیونکہ جہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ اے بھلائی کے طلب کرنیوالے بھلائی کو قبول کر وہیں آخر میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وللہ عتقاء من النار یعنی یہ کہ رمضان المبارک کی فضیلتیں اپنے اندر ایسی خوبیاں رکھتی ہیں کہ اگر انسان اسکی خیر و برکات پر عمل کرے تو اسکے تمام گناہ بخشدئے جائینگے اور وہ کھیرو عذاب نار سے آزاد ہو جائیگا کیا اللہ تعالی کی یہ شفقت معمولی ہے۔ مسلمانو سوچو اور غور کرو اور اپنے اعمال و افعال پر نظر ڈالو کہ کیا تم واقعی ایسے ارحم الراحمین کے احکام پر عمل کرتے ہو کہ نہیں اگر نہیں تو آج ہی سے عہد کر لو کہ جو کچھ ہونا تھا سو ہوا اب ہم خدا کی خوشنودی کیلئے اپنا تن من دھن سب قربان کر دینگے ہم کو اسوقت تک کسی کل چین نہ آئیگا جب تک کہ ہم اپنے خبیث نفس کو درست نہ کر لیں۔

مسلمانو رمضان المبارک ایسا متبرک مہینہ ہے کہ جسکے فضائل و برکات کا کوئی احتساب ہی نہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے چند فضیلتیں پیش کرتا ہوں خدا کرے کہ جمیع مسلمان اسپر عمل پیرا ہوں تاکہ ہم سب کی زندگی سرخروئی کے ساتھ گذرے اور فلاح دارین حاصل ہو۔ ایک حدیث بیہقی میں ہے جسمیں فرمایا گیا ہے کہ قرآن اور روزہ دونوں سفارش کرینگے قرآن کہیگا کہ میں نے فلاں بندہ کو سونے نہیں دیا اس لئے میری سفارش قبول فرماکر اس بندہ کو بخشدے مگر اسکا مطلب ہرگز یہ بھی نہیں ہے کہ تمام رات بیدار رہے کیونکہ رسول اکرم صلعم کی یہ عادت نہ تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ بہ نسبت اور دنوں کے کم سوئے چنانچہ کلام پاک میں ہے قلیلا من اللیل ما یھجعون یعنے رات کو بہت کم سوتے تھے، بس معلوم ہوا کہ فضیلت رسول صلعم کے قدم بقدم چلنے سے ملتی ہے یہ تو قرآن کی سفارش کے متعلق مضمون تھا اور روزہ یہ کہیگا کہ میں نے دن میں کھانے پینے سے روکا اسطرح دونوں شفاعت کرینگے۔ اس سے ایک تو یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان میں صرف روزہ ہی کافی نہیں بلکہ قرآن پڑھنے کی بھی تعلیم دی گئی ہے جسکا اصل طریقہ اس ماہ میں تراویح ہے۔ نیز اس ماہ متبرک میں یہ بھی فضیلت رکھی گئی ہے کہ نفل کا ادا کرنا فرض کے برابر ہے اور فرض کا ادا کرنا

برابر ستر فرض کے چنانچہ حدیث میں ہے من تقرب فیہ بخصلۃ کمن ادی فریضۃ فی غیرہ الخ یعنے جس شخص نے اس ماہ میں نزدیکی ڈھونڈھی اللہ تعالیٰ کی کسی خصلت کے ساتھ انواع نفل سے تو وہ مثل اُس شخص کے ہے کہ جس نے ادا کیا فریضہ اس ماہ کے غیر میں، اس ماہ میں نوافل کا ایسا ثواب ہوتا ہے جیسا کہ دوسرے مہینوں میں فرض کا۔ خود غور کرنے کی بات ہے کہ جبکہ اس ماہ کی فضیلتیں یہ ہیں تو پھر ہم کیوں نہ ان برکات سے مستفید فلاح اخروی حاصل کریں۔ مذکورہ بالا حدیثیں رسول اکرم صلعم کے اقوال تھے اب ہم اس ماہ میں رسول اکرم کا تعامل بیان کرتے ہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اذا جاء رمضان شد مئزرہ کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ کہ آپ اس ماہ میں نہایت سخی اور عبادت کیطرف متوجہ ہوتے تھے۔ غرضکہ حضور نے اپنے قول و فعل دونوں سے کام کرکے دکھا دیا کہ حضور نے خود بھی کیا اور دوسروں کو بھی امر فرمایا کہ اس قسم کا عمل رائج کرو لہذا **مسلمانو** تم بھی اب غفلت سے چونکو اور خدا کی خوشنودی کی جانب متوجہ ہو کر رمضان المبارک کی فضیلتوں سے مستفید ہو کیونکہ خدائے جل شانہ نے یہ تمام نعمتیں صرف اس قوم کیلئے مخصوص کر دی ہیں کہ جنکے لئے فرمایا گیا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام اسلئے اگر ہم اب بھی خدا کی مہربانیوں و شفقتوں کی قدر نہ کریں تو پھر کب کرینگے اسلئے اے مسلمانو آج ہی سے اسکا تہیہ اور عزم کر لو کہ ہم تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ اسلامی جذبہ کا صور دنیا کے ہر ہر فرد میں پھونک کر اسلامی صداقت کا علم بلند کر دینگے۔

(بقیہ صفحہ ۵ کالم ۲)

پھاگن کا مہینہ آیا۔ ڈھول مجیرے کی آواز کان میں آنے لگیں۔ درختوں پر کوئل کوکی گھروں میں مستورات کوکنے لگیں۔" ہندوستان سے عشق رکھنے کی وجہ سے وہ کسانوں کا بھی سچا عاشق تھا۔ چنانچہ اپنی کتابوں کے اوراق میں پریم چند نے کسانوں۔ مزدوروں۔ دیہاتیوں اور ملازموں کے جن مصائب کا نقشہ کھینچا وہ اسقدر سچا اور صحیح ہے کہ ہماری روزمرہ کی زندگی کا عکسی فوٹو دکھائی دیتا ہے۔ اس کی کردار نویسی کا کمال اس کی کہانیوں میں نظر آتا ہے۔ (باقی آئندہ)

نقوش

(ریویو)

پاس وفا۔ حسن ابن ضیا علوی ضیا کاکوروی اسوقت اردو زبان کے نوجوان اہل قلم میں سے ہیں۔ برابر آپ اردو ادب کی خدمت کر رہے ہیں یہ کتاب دلچسپ دغابازی حسن وعشق کا فسانہ کہنا چاہئے اور جو لالہ رام دیال اگروال کٹرہ الہ آباد کے یہاں چھپی ہے اور وہیں فروخت ہوتی ہے) بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس چھوٹے سے فسانے میں اصلاح اخلاق و معاشرت کو ایک نئے انداز میں بیان کیا گیا ہے جس نے کتاب کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ ایک مرتبہ ہاتھ میں لیکر بغیر ختم کئے ہوئے نہیں چھوڑا جا سکتا۔ حسن و عشق کی چاشنی بھی موجود ہے جس سے لطف اور دوبالا ہو جاتا ہے۔ قصے کی ہیروئن کا ایثار بے مثل ہے۔ واقعات کو جانتے ہوئے عیب پوشی کرنا اور اپنے اوپر تکلیف برداشت کرکے اور مالک کو بچانا ایک ایسا زبردست ایثار ہے جسکی مثال کم ملتی ہے حقیقت کا کھلنا پھر عاشق کا ایثار ایک دلچسپ سبق آموز قربانی ہے۔ کتاب سال رواں کا بہترین تحفہ مانی گئی ہے۔ پڑھنے کے بعد خود بھی ماننا ہی پڑے گا۔

دغاباز محبت۔ مولف پاس وفا کی یہ دوسری نگارش ہے جسے عشق و جستجو کا ایک جیتا جاگتا فسانہ کہنا مناسب ہے۔" مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید" پڑھکر آپ خود اسکی خوبی کے قائل ہونگے دنیا قائل ہو چکی ہے۔ ادبی و افسانوی دونوں حیثیت سے یہ بھی ایک عجیب و غریب جامعہ کتاب ہے جسے پڑھکر سحر نگار مصنف کے قلم کی تعریف کرنا ہی پڑتی ہے۔ ہیروئن کی قربانی۔ خالد کے مظالم۔ ہیرو کے جذبات اور آخر اسکا قابو۔ دنیا میں ایسی مثال کم ملتی ہے اس قسم کا ماحول پیدا کرنا کہ واقعات اصلی اور جذبات کا سچا فوٹو سامنے ہو کمال ہے پڑھکر کچھ عرصے تک بھلانا ناممکن ہے۔ تھوڑے داموں میں لالہ رام دیال اگروال الہ آباد سے مل جائے گی۔

بغیر دغاباز محبت کو پڑھے ہوئے پاس وفا سے لطف اٹھانا ناممکن ہے۔ فریب محبت سے آگاہ ہو کر پاس وفا کو سمجھنا اچھا ہی ہے۔ کمیڈی و ٹریجڈی ایک وقت میں دونوں باتیں جمع ہیں۔

ناظر کاکوروی

پریم چند

(از حسن ابن ضیا استاد اعلیٰ شیا، کاکوروی)

ہندوستان کی تاریخ میں کوئی دور ایسا نہیں جسمیں مسلمان قوم کا وجود نہ ہوا ہو۔ اس کی ہر زبان شاعری اور اخلاقیات سے مالا مال ہے۔ ڈرامہ اور ناول لکھنے والوں کی کمی نہیں رہی۔ گر حسن و عشق کی وہی پرانی داستان وہی لیلےٰ مجنوں کی ہزار بار کی دہرائی ہوئی کہانی جو لاکھ پرانی ہونے پر بھی ابتک پرانی نہیں ہوئی۔ "بس یہی کہ فلاں کی آنکھ فلاں سے لڑ گئی فلاں فلاں کے ساتھ نکل گئی۔ کسی کے لب پر آہ سوزاں۔ کسی کے جگر میں زخم پیکاں۔ یہ اسیر منتوں وہ اسیر شیدا۔ ایک اسکی آرزو میں کامیاب ہوا دوسرا ناشاد دنیا سے چل بسا۔ گویا ہر داستان حیات داستان نل دمن اور ہر فسانہ زندگی فسانہ شیریں و فرہاد ہے۔ ناول کی دلکشی کا راز عشق و عاشق کی گھاتوں میں اور ناول نویس کی اعجاز جوانی کی راتوں میں گویا انسانی زندگی اپنی ساری رنگارنگی اور بوقلمونی کے بعد کیا تھی" وہی گل و بلبل کے قصے۔ کوئی لڑکی کسی پر فدا ہے دونوں کا اکیلے میں ملنا۔ قیامت برپا کرنا یا کسی کی نظر کسی سے لڑ جانا، صاحبزادے بلند اقبال کا قاصد ڈھونڈھنا اور لڑکی کے بھائی کو دوست بنا کر گھر جانا ظاہر میں لڑکے کی دوستی میں آنا گر دراصل صاحبزادی سے عشق کرنے دونوں کا قلم کھینچی بھاگنے کا ارادہ۔ خط کا پکڑ جانا۔ ماں باپ پر حال کھلنا۔ ماں باپ کا اور اعزا کا حسب چھپانے کو کہنا" دونوں کی نسبت ہے۔ حبیب پوشی کرنا۔ بہن کا اپریشن۔ پھلوں کا آنا۔ ٹہل ٹہل کر عاشق کو کھلانا۔ عاشق کا کلکتے سے ساڑھی لانا۔ اور لڑکی کا باندھ کر عاشق کے سامنے آنا۔ اور وہاں سے بھائی کا تحفہ کہنا یہ اُن کی یاد" "انھیں رکھیگا" اس قسم کے مشغلہ مضمون۔ جسمیں دقیق فلسفے اور بلند الفاظ ہوتے تھے جسکے لئے مستند لغت بھی بیکار۔ کردار نگاری تو آتی نہیں۔ افسانے کا مفہوم سمجھتے نہیں۔ نام سے شخص کو فرض کرکے لکھنا کوئی۔ اور سمجھے تو نہ گزرنا" اسلئے مجھے اسی بہانے لکھئے۔ لیکن یہ سب اُمہات فضول باتیں نہیں۔ بھلا کوئی گھر کی لڑکی ایسا کرتی ہے۔ مقصد یہ ہو کر زندگی کی سچی تصویر ہو۔ استعداد فطری کہ کچھ عرصے پہلے اصل زندگی کے واقعات کا دھوکا ہو جائے۔ یہ دل کو خراب کرتا ہے۔ خطرناک جذبات کو ابھارتا ہے۔ فسانے کا مفہوم ہی کسی کو نہ معلوم تھا۔ یہ اس زمانے کا رنگ تھا۔ ایک گوشے سے منشی پریم چند (جنہوں نے بحیثیت مدیر، مصنف اور مصلح و خادم قوم جو شہرت دوام حاصل کی ہے وہ ہندوستان کے انشا پردازوں و فسانہ نگاروں کو کم حاصل ہے شاید ہی کسی کو حاصل ہوا) نمودار ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے کایا پلٹ کردی۔ اردو انشا پردازوں میں نذیر احمد اور سرشار کے بعد ہماری نظر شرر پر پڑتی ہے لیکن انکے بعد ناول نویسی کی جگہ صحیح معنوں میں بالکل خالی نظر آتی ہے۔ منشی پریم چند البتہ اخلاقیات کے عامل اور ذہنی ارتقا کے پیام بر نظر آتے ہیں۔ ہندوستانی زندگی ناول کی مقتضی نہیں۔ ہمارے یہاں رہنے سہنے کا طریقہ۔ رسموں کا طریقہ۔ خاندانی خصوصیات اور قومی روایات نظریۂ زندگی۔ غرضکہ ہمارے یہاں کوئی چیز بھی معین نہیں۔ خیالات کا رجحان اور میلان طبع حد درجہ مختلف ہے۔ اور سب سے مقدم یہ کہ ہمارے یہاں صنفوں کے ارتباط و اختلاط میں بھی آزادی نہیں۔ ایسی صورت میں بھلا افسانہ نگاری کو ترقی ہو تو کیسے۔ مگر ایسی ہمت شکن فضا میں بھی پریم چند نے افسانہ نگاری و ناول کی داغ و بیل ڈالی۔ انکی لازوال شہرت کسی اخباری ہنگامہ خیزی یا پروپیگنڈے کی شرمندۂ احسان نہیں ہے وہ جو کچھ ہے اپنی ادبی قابلیت اور عالمانہ استعداد کا نتیجہ ہے۔ اس نے اُردو کے ایک فرسودہ صنف کے توسط سے ایک نادر ماحول میں رہکر جو کیا وہ ریاض اُردو کے ایسے سدا بہار پھول ہیں جنہیں زمانے کی فضا کمھلا نہیں سکتی اور ایسے آبدار موتی ہیں جو بہتے ہوئے وقت اور بدلتے ہوئے ماحول کے ساتھ ماند نہیں پڑ سکتے۔ وہ خود اپنی افسانہ نگاری کے متعلق لکھتے ہیں "میرے قصے اکثر کسی نہ کسی مشاہدہ یا تجربہ پر مبنی ہوتے ہیں اسمیں ڈرامائی کیفیت کو پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر محض واقعے کے اظہار سے میں کہانیاں نہیں لکھنا چاہتا۔ جبتک اس قسم کی کوئی بنیاد نہیں ملتی میرا قلم نہیں اُٹھتا۔ زمین تیار ہونے پر میں کیرکٹروں کی تخلیق کرتا ہوں۔ بعض اوقات تاریخ کے مطالعہ میں پلاٹ مل جاتے ہیں۔ لیکن کوئی واقعہ

ولادت:- (۱) سندیلے سے خبر آئی ہے کہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء (چہارشنبہ) کو سید ولی احمد ہاشمی ہمشیرزادہ شیخ محمد ایوب صاحب علوی کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ زچہ بچہ بخیریت ہیں۔
(۲) ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو بذریعہ تار کلکتے سے اطلاع آئی ہے کہ مسٹر افتخار علی عباسی کے یہاں فرزند تولد ہوا۔ بفضلہ سب طرح عافیت ہے۔

افسانہ نہیں ہوتا تاوقتیکہ وہ کسی نفسیاتی حقیقت کا اظہار نہ کرے۔

(پریم چند)

پریم چند نے لفظی صناعیوں اور دلکشیوں پر توجہ دینے کے بجائے اور مفروضات اور نرے تخیلات کے مقابل میں جس طرح حقائق اور واقعات زندگی کو موضوع تحریر بنایا۔ وہ انکی انفرادیت کا ثبوت ہے۔ فنی اعتبار سے منشی جی کی تصانیف بہت کامیاب ہیں چوگان ہستی کی کامیابی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کسانوں سے لیکر راجوں مہاراجوں کے رگ و ریشہ سے واقف تھے۔ وہ ڈرامہ کی طرف بھی رجوع ہوئے تھے۔ ڈرامہ اور ناول میں راقم کے نزدیک محض طرز ادا کا فرق ہے ورنہ دونوں کے فرائض ایک ہی ہیں ڈرامہ کا لطف تماشہ میں اور ناول کا لطف مطالعہ میں ہے۔ معاشرتی پہلو کو دیکھتے ہوئے پریم چند کا پیام یہی تھا۔ جسکی تمثیل انکا افسانہ "نوک جھونک" ہے۔ شہری زندگی کی نقاشی بہتوں نے کی ہے۔ اسکول اور کالج، پارک اور چمن میں، کچہری اور اسٹیشن پر سب گھومے ہیں مگر کھیت کی مینڈوں پر کوئی کم ہی چلا ہے۔ دیہات کے چوپالوں میں اہیروں اور ہرواہوں کی جھونپڑی میں کم ہی کسی کا قدم گیا ہے۔ پریم چند کے قلم کا اصل جولانگاہ یہی ہے۔ فن کے دوسرے لوازم ہیں تو انکے لوازمات کہے جائینگے لیکن جہاں تک دیہاتی زندگی کی مصوری کا تعلق ہے ابتک پریم چند کے مقابلہ میں کوئی نظر ہی نہیں آتا۔ دیہات کے جس جس سماں کا منظر دکھلاتے ہیں۔ وہ دور سے بتلاتے ہیں گویا وہیں اٹھاکر ہو بیٹھے ہیں۔ ان کا وجود اس دور خلفشار کیلئے اردو اور ہندی دونوں زبانوں کی پریم دھاروں کا سنگم تھا۔ اتنا ضرور ہے کہ ہندی الفاظ فسانوں میں بلا دم استعمال کئے ہیں۔ جسکا مطلب اردو دانوں کیلئے سمجھنا مشکل ہے۔ اس سے اردو زبان کو خراب کرنیکے علاوہ اسکے فسانوں کا خود مزہ کرکرا ہو گیا ہے۔ تو ہر ایک کا اسلوب ہے اسے کہانتک دبے گا۔ مگر اس سے انکی بلند ہستی پر صرف ایک دھبہ لگتا ہے جسکا افسوس ہے۔ اگر آج وہ زندہ ہوتے تو شاید اس دھبے کو دھونے کی کوشش کرتے۔

آجکل کے مولنا بالفضل دلنا نہایت ہی دقیق اردو جسمیں عربی فارسی کے ایسے الفاظ جس کے معنی وہ خود نہیں سمجھ سکتے (بغیر مستند لغت کے) استعمال کرتے ہیں اور لطف یہ کہ اپنے کو بہت قابل سمجھتے ہیں اور یہ انکے تخیل کا ادنی نمونہ ہے کہ وہ ایک کالج کے تعلیم یافتہ شخص بہترین لکھ سکتے ہیں اور صرف گل و بلبل کے فسانے کو بہترین سمجھکر اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہیں۔ اور ساتھ ہی سائنس کے طالب علم جنکو فخر ہے اپنی اردو کے نہ جاننے پر (بھلا جسکو اپنی زبان نہیں آتی وہ دوسروں کی زبان کیا جان سکتا ڈوب مرنا چاہئے) اس بیہودہ قصے کی تعریف کرکے مولانا کو کیا بناتے ہیں۔ ابھی چار سطر کسی ادبی طرز کی لکھنے کو کہیں تو مولانا بغلیں جھانکیں گے مگر اپنے کو فضول قابل سمجھتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ نازش ہے کہ جب جائیں گے کالج کے لونڈے کو گل و بلبل کے فسانے میں پچھاڑ دینگے۔ گل و بلبل کا فسانہ لکھنا ایک سطحی چیز ہے کوئی قابلیت کی دلیل نہیں۔ لطف یہ پریم وغیرہ کے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ داڑھی کی آڑ میں ٹٹی میں بیٹھ کر شکار کھیلتے ہیں اور لوگ اس دھوکے میں ہیں کہ سیدھا مسلمان ہے۔ دراصل داڑھی منڈے نوجوان اس سے زیادہ اچھے ہیں۔ لیکن ہمارے مولانا کو ذرا آزادی کا موقع ہاتھ آیا کہ گھر میں سب کے سامنے اس بے حیائی سے عشق کا اظہار کر دیا اور مہمل الفاظ میں لکھ کر چھاپ دیا۔ مگر پریم چند ان سب باتوں سے کوسوں دور تھے۔ اور نئے طرز کے حامی تھے۔ ہمارا ادب انکا ممنون احسان ہے۔ ہندی الفاظ کا نمونہ دیکھئے پریم چند اپنے افسانے بے غرض محسن میں لکھتے دیو کی رانی جب غریب تخت سنگھ سے ملنے جاتی ہیں تو تخت سنگھ کہتے ہیں کہ "میرے دھن بھاگ بڑی دیا کی" منشی پریم چند انگریزی تعلیم و تہذیب کے متنفر تھے مگر اسکی کورانہ تقلید کو بہت برا سمجھتے تھے۔ انھوں نے پریم بتیسی میں پہلا افسانہ اسی موضوع پر لکھا ہے جسمیں انھوں نے دکھایا ہے کہ ایک شریف ہندو گھرانے کی عورت کو ہندوستانی معاشرت میں اعلے کالجوں کی تعلیم کی ضرورت نہیں ہے بلکہ انھیں مذہبی تعلیم و خانہ داری کی تعلیم دینی چاہئے مرحوم راشد الخیری کی سی رنگین عبارت کا دریا انکی تصانیف میں موجزن نہیں۔ دونوں زبردست ادیبوں میں یہی فرق ہے کہ راشد الخیری مرحوم دل کو پکڑتے ہیں تو بغیر رُلائے اور رُلاتے نہیں رہتے۔ پریم چند جب کبھی ایسا موقع آ جاتا ہے تو دل کی رگوں پر اسطرح انگلیاں رکھتے ہیں گویا تار ہیں۔ اپنے ناول پردۂ مجاز میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۲ کالم ۱)

وطن کی خبریں

متوسلین و ساکنین و اعزہ و احباب خواہ جو اہل وطن سے جدا باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اشاعت خبریں اور اطلاعات دفتر میں ارسال کر کے مشکور کرتے رہیں۔ (ایڈیٹر)

موسم:- دن کو دھوپ میں کچھ تیزی ابھی محسوس ہوتی ہے لیکن چند یوم سے ہوا میں خنکی ہونے لگی ہے۔ غروب آفتاب کے بعد زیر آسمان بیٹھنا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ پچھلی رات کے اندر دالان میں رضائی اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجموعی حیثیت سے موسم بہت خوشگوار ہے۔

آب و ہوا:- بفضلہ تعالیٰ کوئی خاص شکایت نہیں سنی گئی۔ معمولی طور پر بوجہ تداخل فصلین نزلہ زکام کی شکایات لوگوں کو ہو جاتی ہیں اور بعض بے احتیاطوں کو بخار بھی ہو جاتا ہے۔

رمضان کی چہل پہل:- شنبہ ۱۴/ اکتوبر کو رویت ہوئی اور یکشنبہ سے روزہ شروع ہوا۔ چاند دیکھنے کے بعد بیشتر مساجد میں حفاظ نے کلام پاک سنانا شروع کر دیا اور جن مساجد میں چاند رات سے کلام مجید شروع ہوئے تھے وہاں ۵/ رمضان تک ختم ہو چکے اب ان مساجد میں شروع ہوئے جہاں اوائل میں نہیں ہو سکے تھے۔ قصبہ کی تقریباً تمامی مساجد میں حفاظ کا انتظام اور ختم کلام پاک ہونا معلوم ہوا ہے خیال تھا کہ حفاظ نے جو غلط قدم تعین اجرت کا اس بار اٹھایا اسکی وجہ سے کچھ دقتیں پیش آئینگی۔ سوائے چند کے عام طور پر حفاظ نے اپنا پرانا رویہ رکھا اور کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیا۔ ایک مسجد میں ایک دن چھ پارہ تراویح میں سنانے کی نمازیوں نے شکایت کی ہے۔ یہ طریقہ بہت خراب ہے۔

خوشخبری:- (۱) ہمکو یہ سنکر بڑی مسرت ہوئی کہ مسٹر اقبال اطہر علوی بی۔ اے جنکو اگست ۳۸ء میں آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان مقابلہ میں انتخاب کے بعد گورنمنٹ نے وظیفہ دیکر تکمیل تعلیم کیلئے ولایت بھیجا تھا بعد فراغ تعلیم کامیاب ہو کر ۲۲/ اکتوبر ۳۹ء کو بخیریت واپس آ گئے ہیں۔

یاددہانی:- عید کے اجتماع کو نہ بھولئے گا۔ مثل سال گذشتہ بروز عید الفطر ۳ بجے سہ پہر کو بمقام مولوی محلہ بارہ دری جناب قاضی القضاۃ صاحب ضرور آئیے۔ اعزا و احباب کو ساتھ لائیے اور اس اجتماع کو کامیاب و پر رونق بنائیے۔

ہم منشی اظہر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ اے (سنٹرل)، اور ان کی بیگم صاحبہ کو صاحبزادہ کے بخیریت و کامیاب واپسی وطن پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسٹر اقبال اطہر کا تقرر بحیثیت جائنٹ مجسٹریٹ صوبہ بنگال کے کسی ضلع میں ہوگا۔

(۲) یہ خبر باعث مسرت ہے کہ مسٹر مظفر علی عباسی خلف شیخ اظہر علی صاحب عباسی (آزاد) جو ایک تجارتی جہاز میں افسر سوم تھے اب ان کو گورنمنٹ نے جنگی جہاز میں سب لفٹنٹ کا عہدہ دیا ہے۔ خدا مبارک کرے آئندہ اور ترقیوں کی اطلاع میں آئیں۔

معاودت وطن:- (۱) معلوم ہوا کہ مولوی حامد حسن علوی کسی خاص اہم ضرورت کے سلسلہ میں ایک شبانہ روز کیلئے اورنگ آباد (دکن) سے وطن آئے تھے۔ دوسرے دن واپس گئے۔

کانگریس کا جلسہ عام:- حسب اعلان ۱۵/ اکتوبر ۳۹ء کو بمقام برگدہ ایک جلسہ منعقد ہوا تھا جسمیں بڑی تعداد میں دیہاتی کاشتکار جمع کئے گئے تھے جدید زرعی قانون (جسمیں زمینداروں کے مقابلہ میں کاشتکاروں کو نام نہاد مراعات دیگئی ہیں اور جو حال میں کونسل و اسمبلی سے پاس ہوا ہے، گو ابھی گورنر کی منظوری باقی ہے) کی وضاحت کی گئی اور بکثرت ہندی، اردو مطبوعہ قانون کی کاپیاں کاشتکاروں میں فروخت کیگئیں۔ مقامی مقررین نے انکو سمجھایا کہ کانگریس گورنمنٹ نے تمہارے فائدہ کیلئے یہ قانون پیش کر کے پاس کرایا ہے اب زمینداروں کے بجائے اراضیات کے تم مالک ہوگئے وغیرہ وغیرہ۔ کہا جاتا ہے کہ جلسہ میں کافی تعداد میں کاشتکار قریب و جوار کے مواضعات سے آکر شریک ہوئے تھے۔

صحت و تندرستی:- (۱) یہ سنکر خوشی ہوئی کہ شیخ ادریس احمد عباسی (داماد غلام جیلانی) جو کئی ماہ سے سخت علیل تھے اور سنگین عمل جراحی بھی ہوا تھا۔ بعد حصول صحت اپنی جائے ملازمت مقام کٹنی (سی۔ پی) واپس گئے۔

(۲) بیوہ شیخ لطف علی مرحوم (برگدہ) کو مقامی ڈاکٹر سید محمد ہاشم نے

علاج سے بہت نفع ہوا۔ ا سال میں بہت کمی ہے لیکن ضعف ابھی بہت ہے کمر میں شدید درد پیدا ہو جانے سے تکلیف ہے۔

علالتیں :۔ (۱) یہ سنکر تردد ہوا کہ اہلیہ سید احتشام علی ایڈوکیٹ (دلی نگر) عرصہ سے علیل ہیں۔ منہ میں آکلہ کا مرض ہو گیا ہے۔ لکھنؤ میں مختلف علاج سے فائدہ نہ ہونے پر دہلی مریضہ کو لے جایا گیا تھا لیکن وہاں بھی کوئی علاج مفید نہیں ہوا اب کسی ماہر مرض مذکور کے علاج کیلئے وہ اس مریضہ کو سید احتشام صاحب لیکر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت کلی دے۔

(۲) ہمکو اتفاقیہ طور پر سید شہاب الدین کرمانی اسسٹنٹ رجسٹرار ہائیکورٹ کی علالت کی خبر سنکر بیحد قلق ہوا۔ سنا ہے کہ انکو معدہ کی تکلیف پیدا ہوئی جسنے بہت طول کھینچا اور فریش کر دیا۔ ڈاکٹروں کے مشورہ سے جگر و معدہ کی شکایت کے سلسلہ میں تمام دانت بھی اکھاڑے جاچکے ہیں۔ نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ خداوند کریم جلد تر صحیح و تندرست فرمائے۔

(۳) شیخ حیدر حسن عباسی (قاضی گڑھی) کو بفضلہ اس عشرہ میں مرگی کی تکلیف نہیں ہوئی اور اجابتوں میں بھی اب کمی ہے۔ خون اب نہیں آتا صرف آؤن آتی ہے حرارت میں بھی بہت کمی ہے البتہ ضعف ابھی بہت ہے۔ خدا کرے طبیعت کا یہ مائل بسکون ہونا صحت و تندرستی کا پیش خیمہ ہو۔

(۴) والدہ مولوی خلیل احمد عباسی (قاضی گڑھی) کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ ورم میں کمی ہے اور بخار میں بھی افاقہ ہے لیکن ضعف ابھی ہے اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے معلوم ہوا کہ مولوی شفیق احمد عباسی جو اپنی جناب والدہ کو دیکھنے اور تیمارداری کے سلسلہ میں آگئے تھے لکھنؤ میں خود بھی زیر علاج ہیں۔ کچھ معدہ وغیرہ کی شکایت ہے حکیم صاحب نے مسہل تجویز کئے ہیں۔

(۵) الہ آباد کی ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ منشی مشیر احمد علوی ناظر بی۔اے نزلہ و زکام میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر نے برنکائٹس تجویز کیا ہے اور آرام کرنے کی رائے دی ہے۔

متفرقات :۔ (۱) ہمکو یہ دریافت کرکے بڑی خوشی ہوئی کہ حسن ابن کنیا سلمہ کا وہ افسانہ جو کاکوری اخبار کی ۱۶ اپریل ۱۹۳۸ء و یکم مئی ۱۹۳۸ء کی اشاعتوں میں "ڈائری کے چند ورق" کی سرخی سے شائع ہوا تھا، بزم ادب ترقی پسند مصنفین بنگلور نے افسانوں کے مقابلہ میں سال کا بہترین افسانہ مانکر اول انعام مبلغ دس روپیہ کا عزیزی حسن ابن کنیا کو دیا ہے اور ان کی نگارش کی بھی تعریف کی ہے۔ ہم عزیز مذکور کو دلی مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ "اللہ کرے زور قلم اور زیادہ"۔ ساتھ ہی وطن کے نوجوانوں کو معیاری "ادبی" اخلاقی مضامین خواہ وہ سادہ طرز میں ہوں یا افسانہ کی شکل میں لکھنے کی جانب توجہ دلاتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ حسن سلمہ کی طرح اپنے وطنی عدم سنگدار کو علمی معاونت سے دلچسپ اور قصبہ میں تازہ روح پھونک دینے کی کوشش کریں۔

(۲) سنا گیا ہے کہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو خاکساروں کا جو جتھہ گذشتہ ماہ لکھنؤ میں بعد نماز مغرب امین آباد پارک میں پرامن طریقہ پر گرفتار ہوا تھا وہ مولوی مجید الدین علوی جانباز نمبر ۹۳۳ خلف مولوی شفیع الدین صاحب (مولوی محلہ) کی قیادت میں گرفتار ہو کر جیل گیا ہے۔

ریاست حیدرآباد کی اطلاعات :۔ (۱) مولوی غازی الدین احمد منصف و مجسٹریٹ ہنگولی کا تبادلہ بحیثیت مجسٹریٹ اجلاس فوجداری دوم بلدہ عمل میں آیا ہے غالباً ہفتہ عشرہ میں وہ ہنگولی سے حیدرآباد پہونچکر اپنی خدمت کا جائزہ حاصل کر لیں گے۔

(۲) منشی ولی حسن علوی، تعلقدار صرف خاص مبارک کی مدت ڈپوٹیشن میں ایک سال کی توسیع کا فرمان صادر ہوا۔ ولی حسن صاحب دو سال کیلئے علاقہ دیوانی سے علاقہ صرف خاص میں عارضی طور پر لئے گئے تھے۔

(۳) مولوی نظام الدین حیدر ناظم محکمہ زراعت کی جانشینی کا مسئلہ آجکل پھر کونسل میں زیر غور ہے۔ ابھی تک کونسل نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ خدا کرے نظام الدین صاحب کی مدت ملازمت میں اور توسیع کا فرمان صادر ہو تاکہ ریاست کو انکی خدمات سے مزید فائدہ اٹھانیکا موقع ملے۔

(۴) اول ہفتہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں مولوی شمیم الدین علوی کے یہاں بمقام حیدرآباد بچہ تولد ہوا۔

(۵) منشی تقی علی علوی بی۔اے کے یہاں بمقام جگتیال ضلع کریم نگر لڑکی پیدا ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

(۶) منشی نقی حیدر علوی آنوری کو ایک ماہ سے جگر میں کچھ شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ پہلے سے اب کچھ افاقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت دے۔

اخباری دنیا

لندن کی ۱۵ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے دار العوام میں اعلان کیا کہ ترکی اور دول متحدہ کے عہد نامہ کی اسی ہفتہ میں پارلیمنٹ میں تصدیق ہو جائے گی اور جلد ہی ملک معظم کے دستخط ہو جائیں گے۔

جرمنی نے جو انگریزی جہاز "رائل اوک" نامی حال میں غرق کیا ہے بہت بڑا جہاز تھا اور گذشتہ جنگ عظیم میں اُسنے بڑی کارگذاریاں کی تھیں۔ جہاز مذکور کے غرق ہونے سے برطانیہ کا کافی مالی نقصان ہوا اور آٹھ سو سے زائد جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

یورپ کے چار بادشاہوں (سویڈن، ناروے، ڈنمارک، اور فنلینڈ) مع اُن ممالک کے وزراء خارجہ کے جو کانفرنس تجویز ہوئی ہے اُسمیں روس و فنلینڈ کے مصالحت اور قیام امن کے متعلق گفتگو کے علاوہ اس مسئلہ پر بھی غور کیا جائیگا کہ مسٹر روزویلٹ، صدر جمہوریہ امریکہ اور مسولینی ڈکٹیٹر اٹلی سے درخواست کی جائے کہ وہ بیچ میں پڑکر جرمنی اور فرانس و برطانیہ کے صلح کرا دیں۔

ہندوستان کے مطالبات پر حال میں جو تقریر ہز اکسیلنسی وائسرائے بہادر نے کی ہے اُسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کے سوشلسٹ حلقوں کی طرف سے سخت مذمت کی جارہی ہے۔

بحر شمالی میں گذشتہ ہفتہ ایک حفاظتی جہاز پر غنیم کے ۱۲ جنگی طیاروں نے حملہ کیا جسمیں سے تین کو برطانوی جنگی جہاز نے گولی مار کر گرا دیا اور چوتھا اسقدر مجروح ہوا کہ نیچے اُترنے پر مجبور ہوا۔

دہلی کی خبر ہے کہ ۲۴ر اکتوبر کو سر ظفر اللہ خاں، مشیر قانونی حکومت ہند نے سر عبد القادر کو عارضی طور پر اپنے عہدہ کا چارج دیدیا۔ سر ظفر اللہ خاں ہندوستان کے نمائندہ کی حیثیت سے اول ہفتہ نومبر میں نو آبادیاتی وزرائی جنگی کونسل میں شرکت کیلئے لندن جارہے ہیں۔

آجکل کانگریس اور مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹیوں نے جنگ کے متعلق وائسرائے کے بیان کے پیش نظر جو رزولیوشن ۲۲ر اکتوبر کو پاس کئے ہیں اُن پر عام طور سے خیال آرائیاں ہو رہی ہیں۔ اخباری دنیا اور پبلک اداروں سے رسلے زنیاں کر رہے ہیں۔

شیعہ سنی تضیہ سے متعلق جو بیان مولانا آزاد نے دیا تھا اور جسمیں سنیوں کو قابل الزام ٹھہرایا گیا تھا۔ چودھری نعمت اللہ نے اُسکا جواب دیکر مولانا آزاد کے بیان کا پول کھول دیا۔

تعلقداران اودھ کے ایک وفد نے گورنر صاحب یو۔ پی سے ملکر درخواست کی ہے کہ وہ جدید زرعی بل پر منظوری کے دستخط ثبت نہ فرمائیں۔

لکھنؤ میں خاکساروں کا ایجی ٹیشن جاری ہے۔ روزانہ امین آباد پارک میں نماز مغرب کے بعد گرفتاریاں ہوتی ہیں اور چند خاکساروں کی گرفتاری کیلئے جو از خود اپنے کو گرفتار کرلیتے ہیں بڑی تعداد پولیس کی جمعیت موقع پر موجود ہوتی ہے۔

عام طور پر یہ خبر گرم ہے کہ ۳۰ر اکتوبر کو کانگریسی وزراء مع اپنے پارلیمنٹری سکریٹریوں کے حسب ہدایت کانگریس ہائی کمانڈ مستعفی ہو جائیںگے۔ لیکن بظاہر آثار ایسے نہیں معلوم ہوتے۔

غیر ذمہ دار کانگریسیوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ کانگریس وزارت کے مستعفی ہونے پر مسلم لیگ وزارت مرتب کریگی۔ اس خبر کی تردید مسلم لیگی حلقہ سے کی جارہی ہے۔

دسہرہ کے موقع پر متعدد مقامات پر ہندو مسلم فساد ہونے کی اطلاعیں آئی ہیں اور بعض مقامات پر گولیاں بھی چلیں جانیں بھی ضائع ہوئیں اور بہت سے مجروح ہوئے۔

(بسلسلہ اطلاعات ریاست حیدرآباد)

(۷) اہلیہ مولوی ظہور الدین احمد صاحب آجکل بخار و ورم جگر میں مبتلا ہیں۔ مریضہ بطور خود غسل سے علاج کر رہی ہیں جس سے نفع معلوم ہوتا ہے۔ خداوند کریم ازالہ مرض فرمائے۔

(۸) منشی اعجاز حسین علوی اعجاز کو بمقام اورنگ آباد آجکل پھر باری سے لرزہ و بخار آرہا ہے۔ کمزوری و نقاہت بڑھتی جاتی ہے۔ سلسلہ علاج برابر جاری ہے۔ باری تعالیٰ رحم فرمائے۔

(۹) اہلیہ شیخ امتیاز علی صدیقی گوندلہ گئی تھیں آخر ستمبر میں مع اپنے واپسی پر بخار وغیرہ میں مبتلا ہو گئی تھیں اور کئی دن سخت تکلیف رہی اب بفضلہ تعالیٰ اچھی ہیں۔

(۱۰) منشی سبطین احمد علوی سپرنٹنڈنٹ بیٹکس کلرک محکمۂ سرکار عالی نے پرسنٹ آصف جاہ عثمانیہ میں غبن کا ایک مقدمہ کردیا ہے اسوقت تک ۱۰ ہزار کا غبن ظاہر ہو چکا ہے ملزم پولیس کی حراست میں ہے۔ مقدمہ بعد تفتیش عدالت جائیگا۔

یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال دالی) کاکوری سے سید محمد مشیر الدین نے شائع کیا۔